اور سبھی کے تقدس و احترام کے آرزومند ہیں۔ یہ احترام محض ایک روحانی قدر یا اخلاقی فرض نہیں بلکہ ہمارے عقیدہ اور ہماری ثقافت کا لازمی جزو ہے۔

دور افتادہ جوہر آباد سے شائع ہونے والا سہ ماہی جریدہ انوار رضا وطن عزیز کے دینی حلقوں میں جانا پہچانا ہے۔ مذہبی عقاید و اقدار سے دلی کومٹ منٹ کے حامل ملک محبوب الرسول قادری اس جریدہ کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ طویل عرصہ کی محنت، تحقیق اور لگن کے ساتھ انہوں نے 'انوار رضا' کی زیر نظر خصوصی اشاعت مرتب کی ہے۔ اس میں تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے مختلف زاویوں، تقاضوں اور اُن کی تاریخ پر مستند نگارشات کو یکجا کر دیا ہے۔ یوں یہ اشاعت دینی ادب کی ایک اہم دستاویز بن گئی ہے۔

عنوان:	فلسفۂ تاریخ، نوآبادیات اور جمہوریت (چند نامکمل مباحث)
مصنف:	اشفاق سلیم مرزا
ناشر:	سانجھ پبلی کیشنز، لاہور
صفحات:	240
قیمت:	300 روپے

اشفاق سلیم مرزا ملک گیر شہرت رکھنے والے دانش ور ہیں۔ ابھی ہم اُن کی نظموں سے اور یونانی المیوں کے ترجمے سے لطف اُٹھا رہے تھے کہ ان کی ایک اور کتاب 'فلسفۂ تاریخ، نوآبادیات اور جمہوریت' پڑھنے کو مل گئی۔ کتاب کے پیشِ لفظ میں انہوں نے اس امر کو اپنا المیہ قرار دیا ہے کہ وہ علم کے کسی ایک منظر نامے میں چند سانس ہی لے پاتے ہیں کہ کوئی اور منظر ان کو متوجہ کر لیتا ہے۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی جتلا دیتے ہیں کہ "یہی حال اس دھرتی پر بکھرے

ہوئے حسن کا ہے۔ ایک چہرے یا منظر پر نظر ٹھہرتی ہے تو کوئی دوسرا اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔" اس پر اضافہ اس اعتراف کا ہے کہ "اس آوارہ خانی اور شوق آوارگی میں کوئی بڑا کام نہ کر سکا۔ کسی ایک جگہ ٹھہرتا تو کوئی بات بنتی۔"

علمی آوارہ گردی کا جو الزام مصنف نے خود کو دیا ہے، وہ شاید درست ہو۔ لیکن زیرنظر کتاب میں جن موضوعات پر مضامین شامل ہیں، ان سے مصنف کی وابستگی عمر بھر کی ہے۔ اپنی باتوں، بحثوں، سیمیناروں اور مضامین میں وہ اِن موضوعات پر برسوں سے اظہار خیال کرتے رہے ہیں۔ ویسے بھی یہ موضوعات پاکستانی دانش وروں کو بہت محبوب ہیں۔

یہ کتاب گیارہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ اِن میں پاکستان میں جمہوریت کا سوال، قوم پرستی کی جہتیں، پاکستان کی موجودہ صورت حال اور بائیں بازو کا کردار اور نوآبادیاتی نظام کی ماہیت اور اثرات پر مضامین شامل ہیں۔ آخری تین باب فلسفہ تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں جس میں اشفاق سلیم مرزا صاحب کی دلچسپی حالیہ برسوں میں کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ ان ابواب میں ہیگل کے نظریہ تاریخ اور پاکستان میں تاریخ نویسی کے نظریاتی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔

یہ ایسے مسائل ہیں کہ جن پر حتمی فیصلے دینا محال ہے۔ اس لئے منصف المزاج مصنف نے اپنی کتاب کے لئے 'چند نامکمل مباحث' کا ضمنی عنوان چُنا ہے۔ بہرحال مصنف نے کئی نئے خیالات اس کتاب میں پیش کئے ہیں جو آئندہ بحثوں کی اساس بنیں گے۔ اور پاکستانی دانش وروں کو اشفاق سلیم مرزا کا ممنون ہونے کا احساس دلاتے رہیں گے۔